S_1997_3_41_48

عدالت عظمیٰ رپورٹس 1997 ایس یو پی پی 3 ایس سی آر

سنداو ہری رانچوڑ

بنام۔

جادیو لالجی جیمل اور دیگران

23 جولائی 1997

ایس۔بی۔مجمدر اور ڈی۔پی۔وادھوا، جسٹسز

گجرات: کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ، 1961:

دفعہ 49(1)(ڈی)(ای) اور (2)49-کا اطلاق۔

کوآپریٹو سوسائٹی-قرض لینے والا ممبر-زمین کے اپیل کنندہ خریدار کی طرف سے فروخت کے لین دین-مدعا علیہ نمبر 16 کے ساتھ قرض لینے والے ممبر کی طرف سے درج کردہ اسی طرح کا لین دین-قرض لینے والے اراکین (جواب دہندگان) کے بیٹوں کی طرف سے پوچھ گچھ کی گئی فروخت کی جواز-اس اعلان کے لیے مقدمہ کہ ان کے والد کی طرف سے فروخت کے اعمال کالعدم اور کالعدم تھے-سوسائٹی ایک فریق کے طور پر شامل نہیں ہوئی-سوسائٹی نے بھی ٹرائل عدالت کے ذریعے مسترد کیے گئے فروخت کے معاہدوں کو چیلنج نہیں کیا-عدالت عالیہ کے سامنے مدعیوں کی اپیل-عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ ٹرائل عدالت کے ذریعے فروخت کے لین دین کی قانونی حیثیت اور جواز کے سوال پر حاصل کردہ نتائج مبینہ طور پر غیر قانونی اور غیر قانونی کی روشنی میں ہیں۔ان لین دین کی بنیادی حیثیت ریکارڈ پر اچھی طرح برقرار رہی اور اس میں کسی مداخلت کا مطالبہ نہیں کیا گیا-اس لیے، مدعا علیہان-خریداروں کے خلاف مقدمہ جن کے لین دین کی دفعہ 49 کو راغب نہیں کیا گیا تھا، کو صحیح طور پر مسترد کر دیا گیا تھا-تاہم، جہاں تک اپیل کنندہ اور مدعا علیہان نمبر 16 کے حق میں فروخت کا دستاویز انجام دیا گیا ہے۔یہاں، فکر مند تھے، عدالت عالیہ نے پایا کہ اس بارے میں کوئی واضح ثبوت نہیں ہے کہ آیا دفعہ 49 کو راغب کیا جا سکتا ہے۔اس کے مطابق اس نے دفعہ (1)49 کے اطلاق کے محدود سوال پر نئے فیصلے کے لیے مقدمہ واپس کر دیا-عدالت عظمیٰ کے سامنے واپس کو چیلنج-اگرچہ مدعیوں کی طرف سے سوسائٹی کے خلاف کوئی راحت کا دعوی نہیں کیا گیا تھا پھر بھی مدعیوں کی طرف سے کی گئی شکایت یقیناً سوسائٹی کی طرف سے تھی-وہ یہ ظاہر کرنے کے لیے ثبوت پیش کرنے میں بھی

ناکام رہے کہ دفعہ (2) 49 کو کس طرح راغب کیا گیا تھا اس کے نتیجے میں وہ اپنے والد کی طرف سے فروخت کے لین دین کو قانونی اور مؤثر طریقے سے چیلنج نہیں کر سکے۔یعنی اپیل کنندہ اور مدعا علیہ نمبر۔16 ایکٹ کی دفعہ (1) 49 کی خلاف ورزی کی بنیاد پر-لہذا، عدالت عالیہ کے لیے کسی بھی ریمانڈ کا حکم دینے کا کوئی موقع نہیں تھا-اپیل کنندہ کے خلاف مدعی کا مقدمہ خارج ہونے کا ذمہ دار ہے-اسی حقائق کی بنیاد پر اپیل کنندہ اور مدعا علیہ نمبر 16 کا مقدمہ-اس لیے عدالت سی پی سی کے آرڈر 41 رول 4 کے تحت طاقت کا استعمال کرنا مناسب معاملہ تھا آئین کے آرٹیکل 142 کے ساتھ اس کے حق میں مدعا علیہ نمبر 16 کے خلاف مقدمہ بھی مسترد ہو جاتا ہے-عدالت عالیہ کے ذریعے منظور کردہ ریمانڈ کا حکم بھی مسترد کر دیا جاتا ہے-مقدمے کو خارج کرنے کے ٹرائل عدالت کے حکم کی تصدیق۔

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1979 کی دیوانی اپیل نمبر 2848

1974 کے ایف اے نمبر 14 میں گجرات عدالت عالیہ کے مورخہ 17.7.79 کے فیصلے اور حکم سے

اپیل کنندہ کے لیے ایچ۔ایس۔ پریہار۔

ایم۔جے۔ایس۔روپال، یو۔اے۔رانا، سدھانشو ترپاٹھی اور اشوک تیواری۔جواب دہندگان۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

یہ اپیل اصل مدعا علیہ نمبر 15 کے ذریعہ اسپیشل دیوانی مقدمہ نمبر 20 آف 1968 میں مدعا علیہان کے ذریعہ دائر کی گئی ہے جو معروف سول جج، سینئر ڈویژن، سریندر نگر کی عدالت میں اس اعلان کے لئے دائر کی گئی ہے کہ ان کے والد کے ذریعہ فروخت کے اعمال انجام دیئے گئے ہیں۔مدعا علیہ نمبر 1 کالعدم تھے اور مدعا علیہ نمبر 1 کی حیثیت سے ان پر پابند نہیں ہیں، ان کے والد بری عادتوں کے عادی تھے اور ان کی طرف سے متعلقہ خریداروں کے حق میں جو لین دین کیا گیا تھا وہ غیر قانونی اور غیر اخلاقی تھا۔فاضل ٹرائل جج نے فریقین کی طرف سے پیش کردہ شواہد کو ریکارڈ کیا اور اس نتیجے پر پہنچے کہ مذکورہ لین دین میں کوئی غیر قانونی یا غیر اخلاقی بات نہیں تھی اور وہ مدعیان پر پابند ہیں کیونکہ ان کے والد نے ضرورت کے تحت یہ لین دین کیا تھا۔ جہاں تک موجودہ اپیل کنندہ، مدعا علیہ نمبر 15 کا تعلق ہے، کہا جاتا ہے کہ اس نے سروے نمبر 1292/2/3 ہونے کی وجہ سے زرعی زمینوں کے دو ٹکڑے خریدے تھے۔ان کے حق میں یہ فروخت کا لین دین 27 جنوری 1965 کا تھا۔اسی طرح کی فروخت کا لین دین۔مدعا علیہ نمبر 1 نے سروے نمبر 803 سے متعلق 4 مئی 1965 کو

جواب دہندہ نمبر 16 کے حق میں درج کیا تھا۔ مدعی میں ترمیم کے ذریعے اصل مدعی نے پیرا گراف A-15 کو ذیل میں متعارف کرایا:

''15-اے۔ مزید یہ پیش کیا جاتا ہے کہ جب کہ مدعا علیہ نمبر 1 نے اس وقت مدعا علیہان کے حق میں فروخت کے معاہدوں کو انجام دیا تھا، رامپارہ سیوا سہکاری منڈلی کے حق میں چارج کی ذمہ داری تھی اور فروخت کے معاہدوں کی تاریخوں پر مدعا علیہان نمبر 1 نے اس کی طرف سے لیا گیا قرض ادا نہیں کیا تھا اس لیے قانون کے تحت مذکورہ زمینوں کو فروخت کرنے یا کسی بھی طرح سے منتقل کرنے کی ممانعت تھی اور اسی طرح مدعا علیہان کے حق میں فروخت کے معاہدوں کو بھی قانون کے تحت کالعدم قرار دیا گیا تھا اور اس لیے مدعا علیہان نے اس طرح کے فروخت کے معاہدوں کی بنا پر مقدمہ اراضی پر کوئی حق حاصل نہیں کیا ہے۔

مذکورہ پیرا گراف کے دعووں کو موجودہ اپیل کنندہ اور دیگر مدمقابل مدعا علیہان نے درج ذیل طور پر چیلنج کیا:

'' 3. مزید یہ پیش کیا جانا چاہیے کہ رامپارا سیوا سہکاری منڈلی کا جو بھی قرض ادا کیا گیا تھا اور اس لیے رامپارا سیوا سہکاری منڈلی کا کوئی چارج باقی نہیں رہا۔

4. ہم مدعی کی اس دلیل کی تردید کرتے ہیں کہ قانون کے تحت مدعی کے والد کو کسی اور طریقے سے فروخت یا منتقل کرنے کی ممانعت تھی اور اس لیے اس کے ذریعے انجام دیا گیا فروخت کا دستاویز کالعدم ہے۔ اور مزید ہم عرض کرتے ہیں کہ صرف رامپارا سیوا سہکاری منڈلی اور بہترین طور پر جیمل دیوا کو اس طرح کے تنازعات کو اٹھانے کا حق ہے یعنی مذکورہ فروخت کے معاہدوں کو منسوخ کرنا۔ لیکن مذکورہ جیمل دیوا یعنی مدعیوں کے بیٹوں، بیٹیوں کو اس طرح کے تنازعات کو اٹھانے کا کوئی حق نہیں ہے اور اس لیے مدعیوں کو اس طرح کے تنازعات کو اٹھانے کا حق نہیں ہے۔

5. مزید یہ کہ جب رامپارا سیوا سہکاری منڈلی پر کوئی رقم واجب الادا نہیں ہے تو اب اس بارے میں کوئی سوال باقی نہیں رہتا کہ فروخت کالعدم ہے یا نہیں۔"

فریقین کی مذکورہ بالا استدعاوں کی روشنی میں ٹرائل عدالت نے مسئلہ نمبر 6 اے کے طور پر ایک مسئلہ اٹھایا جس کا متن درج ذیل ہے:

'' کیا مدعی قانونی طور پر مدعی کے پیرا گراف 15 اے میں بیان کردہ دلیل کو لینے کے حقدار ہیں، ہاں، کیا مدعی مدعی کے پیرا گراف 15 اے میں کیے گئے دعووں کو ثابت کرتے ہیں، ہاں، اس کا کیا اثر ہے؟''

اس معاملے پر ثبوت ریکارڈ کرنے کے بعد فاضل ٹرائل جج اس نتیجے پر پہنچے کہ مدعی پیرا گراف 15

اے میں بیان کردہ دلیل کو قانونی طور پر اٹھانے کے حقدار ہیں۔تاہم، معاملے کے دوسرے حصے پر، یہ فیصلہ دیا گیا کہ مدعی شکایت کے پیراگراف 15 اے میں کیے گئے دعووں کو ثابت نہیں کر سکے اور اس کے نتیجے میں، مقدمے کے مذکورہ معاملے پر فیصلے کے اثر سے متعلق تیسرا حصہ زندہ نہیں پایا گیا۔اس سلسلے میں، فاضل جج گجرات کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1961 کی دفعہ 49(1)(ڈی) اور (ای) کو نوٹ کرنے کے بعد، مندرجہ ذیل مشاہدہ کیا:

"یہ متعلقہ کوآپریٹو اداروں کا کام ہے کہ وہ اس تنازعہ کو اٹھائیں، کہ علیحدگی کے بعد بھی، ریکارڈ پر موجود شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ دو منتقل علیان مدعا علیہ نمبر 12 اور مدعا علیہ نمبر 15 سے، رامپارا کوآپریٹو سوسائٹی نے مدعا علیہ نمبر 1 سے اس کے واجب الادا قرض کے حصے کی ادائیگی قبول کر لی تھی اور اس لیے سوسائٹی نے مدعا علیہ نمبر 1 کی طرف سے کی گئی علیحدگی پر کوئی رعایت نہیں لی ہے، جسے وہ گجرات کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ کی دفعہ 49 کے تحت لے سکتی تھی۔ یہ صرف ممکن ہے کہ رامپارا کوآپریٹو سوسائٹی نے مدعا علیہ نمبر 1 کو اس مقدمے میں شامل مختلف علیحدگی سے پہلے اس کی طرف سے کیے گئے اعلانات میں تبدیلی کرنے کی اجازت دی ہو اور مذکورہ حالات میں، اس نے مدعا علیہ نمبر 1 سے واجب الادا قرض کی جزوی ادائیگی قبول کر لی ہوگی، جو مدعا علیہان نمبر 12 اور 15 نے کی تھی۔مدعا علیہ نمبر 1 کی طرف سے کیے گئے اس اعلامیے کی عدم تبدیلی کے حوالے سے ریکارڈ پر کوئی واضح ثبوت موجود نہیں ہے اور اسے ثابت کرنے کا بوجھ مدعیوں پر ہے جنہوں نے الزام لگایا ہے کہ یہ دستاویزات اس لحاظ سے کالعدم ہیں اور اس لیے حالات کے تحت یہ فیصلہ کرنا ممکن نہیں ہے کہ آیا گجرات کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1961 کی توضیعات 49(1)(ای) میں موجود دفعات سے مقدمہ علیحدگی متاثر ہوتی ہے یا نہیں۔

مدعیوں کے خلاف تمام مسائل پر فاضل جج کے ذریعے حاصل کیے گئے نتائج کے نتیجے میں مقدمہ خارج کر دیا گیا۔مدعیوں نے 1974 کی پہلی اپیل نمبر 14 میں عدالت عالیہ کے سامنے اپیل میں معاملہ اٹھایا۔عدالت عالیہ کا ایک ڈویژن بنچ فریقین کو سننے کے بعد اس نتیجے پر پہنچا کہ ٹرائل عدالت کی طرف سے فروخت کے لین دین کی قانونی حیثیت اور جواز کے سوال پر ان لین دین میں موجود مبینہ غیر قانونی اور غیر اخلاقی کی روشنی میں جو نتائج اخذ کیے گئے ہیں وہ ریکارڈ پر اچھی طرح برقرار ہیں اور انہوں نے کسی مداخلت کا مطالبہ نہیں کیا۔ان نتائج پر، مدعا علیہان-خریداروں کے خلاف مدعیوں کا مقدمہ جس کے لین دین کی دفعہ 49 پر توجہ نہیں دی گئی تھی، کو صحیح طور پر مسترد کر دیا گیا اور مدعیوں کی اپیل کو مسترد کر دیا گیا۔تاہم، جہاں تک مدعا علیہ نمبر 1 کے ذریعے مدعا علیہ نمبر 15 اور مدعا علیہ نمبر 10، مدعا علیہ نمبر 16 کے حق میں انجام دیے گئے سیلز

ڈیڈز کا تعلق ہے، ہائی عدالت نے پایا کہ اس بات کا کوئی واضح ثبوت نہیں ہے کہ آیا دفعہ 49 کو مقدمے کے حقائق پر راغب کیا جا سکتا ہے کیونکہ اس بات کی نشاندہی کرنے کے لیے کچھ بھی نہیں تھا کہ دفعہ (2)49 میں مذکور سوسائٹی نے مدعا علیہ نمبر 1 کو پیشگی قرضے کیسے دیے ہیں جس کے سلسلے میں دفعہ 49 کو راغب کیا جا سکتا ہے۔ مذکورہ نتیجے کی روشنی میں جس پر عدالت عالیہ پہنچی، عدالت عالیہ نے گجرات کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ 1961 کی دفعہ (1)49 کے اطلاق کے محدود سوال پر نئے فیصلے کے لیے مقدمہ ریمانڈ کرنا مناسب سمجھا، جہاں تک مدعا علیہ نمبر 15 اور 10 کے خلاف مقدمے کا تعلق ہے۔ یہ 17 جولائی 1979 کا ریمانڈ آرڈر ہے جسے مدعا علیہ نمبر 15 نے اس اپیل میں چیلنج کیا ہے۔ اب، اس بات کی تعریف کی جانی چاہیے کہ مدعا علیہ نمبر 15، یہاں اپیل کنندہ کی طرف سے کی گئی شکایت اسی طرح کی ہے جیسا کہ پہلے عدالت عالیہ کے سامنے نہ صرف اس نے بلکہ مدعا علیہ نمبر 10 مدعا علیہ نمبر 16 نے بھی دعوی کیا تھا کیونکہ اس میں شامل سوال دونوں کے لیے مشترکہ ہے۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے اس اپیل کی حمایت میں ہمارے سامنے زور دے کر دعوی کیا کہ مدعیوں کی طرف سے مدعی کے پیراگراف 15-اے میں کیے گئے دعووں کے باوجود، جن کا مدعا علیہان نے مقابلہ کیا تھا، مدعی کی طرف سے ان کی عرضی کی حمایت میں کوئی واضح ثبوت پیش نہیں کیا گیا تھا کہ گجرات کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ کی دفعہ 49 (1) (ای) کے تحت لین دین کالعدم ہے اور اس میں صرف مبہم الزامات لگائے گئے تھے اور اپیل کنندہ کی فروخت کے لین دین کو کالعدم قرار دینے کے لیے مذکورہ درخواست کی حمایت کرنے کے لیے کوئی واضح ثبوت نہیں تھا۔ یہ بھی دعوی کیا گیا کہ متعلقہ کوآپریٹو سوسائٹی کی عدم موجودگی میں اس طرح کے دلیل پر غور نہیں کیا جا سکتا تھا کیونکہ ایکٹ کے تحت خود کوآپریٹو سوسائٹی دفعہ (1) 49 کی شق کے مطابق کسی دیئے گئے معاملے میں، اس مقروض کی ذمہ داری کے پورے یا کسی بھی حصے کو تبدیل یا معاف کر سکتی تھی جس نے سوسائٹی کے حق میں چارج بنانے پر اتفاق کیا تھا۔ یہ کہ یہ دفعہ سوسائٹی کے فائدے کے لیے تھا اور کسی اور کے لیے نہیں، اس طرح کے فائدے کو سوسائٹی کسی مخصوص معاملے میں معاف کر سکتی تھی۔ کسی بھی صورت میں، اس کارروائی کے ریکارڈ پر متعلقہ سوسائٹی کی عدم موجودگی میں مدعیوں، کسی تیسرے فریق کے لیے یہ کھلا نہیں تھا کہ وہ سوسائٹی کی جانب سے اس کے لیے ایک مختصر بیان منعقد کر کے درخواست کریں اور اپیل کنندہ کے حق میں ان کے والد کے بذریعے 1965 میں کیے گئے فروخت کے لین دین پر سوال اٹھائیں اور جس کے مطابق مدعا علیہ نمبر 15 مالک کے طور پر قبضہ کر چکا تھا اور اس کے بعد بھی جاری رہا۔ لہذا، یہ پیش کیا گیا کہ عدالت عالیہ کی طرف سے منظور کردہ ریمانڈ کا حکم واضح طور پر موجودہ مقدمہ

کے حقائق پر غیر ضروری تھا اور اس کے نتیجے میں، ریمانڈ کے حکم کو کالعدم قرار دیا جائے اور مدعیوں کا مقدمہ باقی مدعا علیہان کے خلاف بھی خارج کیا جائے۔

دوسری طرف مدعا علیہان-مدعیوں کے فاضل وکیل نے پیش کیا کہ مدعیوں نے شکایت میں ترمیم کر کے ٹرائل عدالت میں پہلے ہی اس طرح کا دلیل کھڑا کر دیا تھا اور ٹرائل عدالت نے خود پایا تھا کہ اعتراض شدہ لین دین 1965 کے تھے اور سوسائٹی کی رقم اس کے بعد ادا کی گئی تھی اور اس طرح فروخت کے لین دین کی تاریخ پر سوسائٹی کا بقایا قرض تھا اور اس لیے مذکورہ سوسائٹی جائز طور پر یہ دعوی کر سکتی تھی کہ لین دین ایک کالعدم لین دین تھا اور اگرچہ سوسائٹی کو کارروائی میں فریق کے طور پر شامل نہیں کیا گیا تھا، لیکن مدعیوں کو صرف قانون کے اس خالص سوال کو اٹھانے سے روکا نہیں جا سکتا تھا۔ اس بنیاد پر اور اس درخواست کو عدالت عالیہ کے حکم کے مطابق ریمانڈ پر دوبارہ جانچ کرنے کی ہدایت کی گئی تھی۔ یہ مزید دعوی کیا گیا کہ مدعیوں نے معاشرے کے خلاف کسی راحت کا دعوی نہیں کیا اور اس لیے مدعیوں کے لیے سوسائٹی کو مدعا علیہ کے طور پر پیش کرنے کا کوئی موقع نہیں تھا۔

ہمارے خیال میں، جواب دہندگان کے لیے فاضل وکیل کی جانب سے اس دعوا کو برقرار نہیں رکھا جا سکتا۔ یہ سچ ہے کہ مدعیوں کی طرف سے سوسائٹی کے خلاف کوئی راحت کا دعوی نہیں کیا گیا تھا لیکن مدعیوں کی طرف سے بنیادی طور پر کی گئی شکایت یقیناً سوسائٹی کی جانب سے تھی اور کیا ایسی سوسائٹی دفعہ 49 کے تحت آتی ہے یا نہیں اور کیا اس طرح کی سوسائٹی نے اپنے قانونی حق کو معاف کر دیا تھا یا اصل مدعا علیہ نمبر 1 کے حق میں نہیں، یہ وہ تمام سوالات تھے جن کو صرف سوسائٹی کی موجودگی میں ہی ختم کیا جا سکتا تھا جو واضح طور پر کم از کم ایک مناسب فریق کے طور پر شامل نہیں ہوا تھا۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ سوسائٹی نے مدعا علیہ نمبر 1 کے ذریعے انجام دیے گئے ان فروخت کے معاہدوں کو کسی بھی وقت چیلنج نہیں کیا ہے۔ مدعی یہ ظاہر کرنے کے لیے ثبوت پیش کرنے میں بھی ناکام رہے کہ اس معاملے پر اپنا مقدمہ ثابت کرنے کے لیے ٹرائل عدالت کے سامنے مکمل موقع ملنے کے باوجود کس طرح دفعہ (2) 49 موجودہ مقدمے کے حقائق کی طرف راغب ہوا۔ انہیں صرف پوچھنے کے لیے دوسری اننگز نہیں دی جا سکی جیسا کہ اعتراض شدہ ترتیب میں کیا جاتا ہے۔ نتیجتاً مدعی قانون کی دفعہ (1) 49 کی خلاف ورزی کی بنیاد پر مدعا علیہ نمبر 15 اور 10 کے حق میں اپنے والد کی طرف سے کیے گئے فروخت کے لین دین کو قانونی اور مؤثر طریقے سے چیلنج نہیں کر سکے۔ موجودہ مقدمے کے حقائق پر ہمارے خیال میں، عدالت عالیہ کے لیے کسی بھی ریمانڈ کا حکم دینے کا کوئی موقع نہیں تھا کیونکہ مرکزی معاملے پر مدعی ناکام ہو گئے تھے، اس لیے مقدمہ صرف ان میں سے کچھ کے خلاف ہونے کے بجائے

تمام مدعا علیہان کے خلاف خارج ہونا چاہیے تھا جیسا کہ عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا تھا۔ نتیجتاً، اس اپیل کی اجازت دی جانی ضروری ہے اور اپیل کنندہ مدعا علیہ نمبر 15 کے خلاف مدعی کا مقدمہ بھی خارج ہونے کا ذمہ دار ہے کیونکہ مدعی اپنے والد کے ذریعے مدعا علیہ نمبر 15 کے حق میں کی گئی فروخت کے لین دین کو مؤثر طریقے سے چیلنج کرنے میں ناکام رہے تھے۔

تاہم، اس سے ایک ذیلی سوال نکلتا ہے۔ عدالت عالیہ نے متنازعہ فیصلے کے ذریعے مدعا علیہ نمبر 1 کے خلاف اسی سوسائٹی کے واجبات کے سلسلے میں گجرات کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ کی دفعہ (2)49 کے اطلاق کی اسی بنیاد پر مدعا علیہ نمبر 16، مدعا علیہ نمبر 10 کے حق میں فروخت کے لین دین کی قانونی حیثیت پر غور کرنے کے لیے کارروائی کو بھی ریمانڈ کر دیا ہے۔ یہ سچ ہے کہ مدعا علیہ نمبر 16 نے ہمارے سامنے کوئی اپیل دائر نہیں کی ہے۔ لیکن اپیل کنندہ کے حق میں ہمارے فیصلے کا براہ راست اثر مدعا علیہ نمبر 10 کے حق میں لین دین کے خلاف مدعیوں کے چیلنج پر غور کرنے کے لیے مقدمے کے ریمانڈ کے سوال پر پڑے گا۔ جواب دہندہ نمبر 16 یہاں حقائق کے اسی سیٹ پر مبنی ہے۔ درحقیقت، اپیل کنندہ اور مدعا علیہ نمبر 16 کا معاملہ ایک جیسا ہے اور اس معاملے پر مدعی کے مقدمے کا مشترکہ دفاع شامل ہے۔ جب اپیل کنندہ اور مدعا علیہ نمبر 16 ایک ہی کشتی میں سفر کرتے ہیں اور مدعی کے مقدمے کے خلاف مشترکہ دفاع رکھتے ہیں تو یہ اچھی طرح سے تصور کیا جا سکتا ہے کہ ایک بار برقرار رہنے کے بعد اپیل کنندہ کی شکایت مدعا علیہ نمبر 16 کے فائدے کے لیے ہوگی جو یکساں طور پر واقع ہے۔ ہم اس سلسلے میں، منافع بخش طور پر آرڈر 41 قاعدہ 4 سی پی سی کا حوالہ دے سکتے ہیں جس میں کہا گیا ہے کہ جہاں کسی مقدمے میں ایک سے زیادہ مدعی یا زیادہ مدعا علیہان ہوں، اور تمام مدعیوں یا تمام مدعا علیہان کے لیے مشترکہ کسی بھی بنیاد پر آمدنی سے اپیل کیا گیا حکم نامہ، مدعیوں یا مدعا علیہان میں سے کوئی بھی پورے حکم نامے سے اپیل کر سکتا ہے، اور اس کے بعد اپیلٹ عدالت تمام مدعیوں یا مدعا علیہان کے حق میں حکم نامے کو الٹ یا تبدیل کر سکتی ہے، جیسا کہ معاملہ ہو۔ ہماری رائے میں، جواب دہندہ نمبر 16 (مدعا علیہ نمبر 10) کے حق میں آئین کے آرٹیکل 142 کے ساتھ پڑھے جانے والے آرڈر 41 قاعدہ 4 سی پی سی کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال کرنا ایک مناسب معاملہ ہے تاکہ متضاد حالات اور متضاد احکامات کا امکان پیدا نہ ہو۔ ہمارے اس نتیجے کے پیش نظر کہ اعتراض شدہ فروخت کے لین دین کو کالعدم قرار دینے کے لیے دفعہ 49 پر مبنی مدعی کا مقدمہ میرٹ پر برقرار نہیں ہے، اور اس بنیاد پر ایک بار جب ہم مدعا علیہ نمبر 16 کو راحت دے دیتے ہیں، تو ٹرائل عدالت کے ذریعے حقائق کے اسی طے شدہ پر اسی سوال کا فیصلہ کرنے کے لیے عدالت عالیہ کے ریمانڈ آرڈر کو برقرار رکھنے سے کوئی مفید مقصد پورا نہیں ہوگا۔ جہاں تک مدعا علیہ نمبر

10

مدعا علیہ نمبر 16 کے فروخت کے لین دین کا تعلق ہے۔

لہذا اس اپیل کی اجازت دیتے وقت مدعی کا مقدمہ نہ صرف مدعا علیہ نمبر 15 کے خلاف بلکہ مدعا علیہ نمبر 10 کے خلاف بھی خارج ہو جائے گا اور خالص نتیجہ یہ ہوگا کہ عدالت عالیہ کی طرف سے منظور کردہ ریمانڈ کا حکم مکمل طور پر کالعدم ہو جائے گا اور مقدمے کو مسترد کرنے والے ٹرائل عدالت کے حکم کی تصدیق ہو جائے گی۔اسی کے مطابق اپیل کی اجازت ہے۔اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہوگا۔

ٹی۔این۔اے۔

اپیل منظور کی جاتی ہے۔